مولانا محمد عارف الرحمٰن مظاہری
نزیل دار العلوم بری برطانیہ

انگلینڈ کی ظلمتوں میں روشنی کا ایک مینار

دار العلوم ہولکمبری برطانیہ

اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ برطانیہ (یورپ) کے ماحول میں کسی دینی ادارہ کا قیام جوئے شیر لانے سے کم کٹھن نہیں۔ جس کا اندازہ یہاں کے حالات سے پوری واقفیت اور مدرسہ کی مشکلات سے باخبر ہونے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ مگر اصحابِ ہمت و عزیمت "مشکلے نیست کہ آساں نشود" پر یقین رکھتے ہیں جس کا بیّن ثبوت یہاں دار العلوم کا قیام اور اس کی ترقی ہے ظاہر ہے ہم جیسے لوگوں کا یورپ اور دار العلوم کو دیکھنا بظاہر اسباب مشکل ہی نہیں ناممکن ہی سا تھا مگر اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرمالیں تو پھر کیا ہے؟

دار العلوم کے شب و روز کو دیکھ کر جو تاثر ہوا ہے چونکہ اس میں اہل مدارس کے لئے دعوتِ فکر بھی ہے اور دعوتِ تنافس بھی کہ اس پُرفتن دور میں اہل مدارس کے لئے بہت سی چیزیں قابل غور ہیں جن کی طرف مضمون میں اشارہ ہے۔ اس لئے اسے بلا کم و کاست صفحۂ قرطاس پر ثبت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیا عجب ہے کہ اس سے نفع پہنچے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ حمداً کثیراً و اُصلّی و اُسلّم صلوٰۃً وسلاماً دائماً۔ اما بعد!

اللہ اللہ! دیکھو یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں؟ یا اللہ! میں تو یورپ میں ہوں جہاں سے سارے عالم میں بے حیائی، بے شرمی، فحاشی، عریانی، ضمیر فروشی، خود غرضی، مفاد پرستی۔ ایمان سوزی اور عقلی سے بے خبری واللہ پر ڈالاہی برآمد کی جاتی ہے۔ اور جو کوئی اس کے خلاف آواز اٹھائے اسے قدامت پسندی کی گالی دی جاتی ہے اور لہو و انہماک کا ایسا درس دیا جاتا ہے کہ بس اسی دنیا میں جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ جس سے جتنا لیا جا

سکتا ہو اور جس پر جتنا ظلم کیا جا سکتا ہو اور جس کی جتنی حق تلفی کی جا سکتی ہو کر لی جائے اور اس کو تہذیب کے خوبصورت عنوان اور آزادی کے حسین نام سے معنوَن و مشتہر کیا جاتا ہے۔

یہ مجھے کیسی غشی طاری ہے۔ بار بار تصوّر کو درست کرتا ہوں یقین کو ٹھیک کرتا ہوں۔ واقعی میں یورپ میں ہوں۔ سمرقند نہیں، بخارا نہیں، بغداد بھی نہیں اور وہ تو واقعی کب کی اپنی خصوصیات ختم کر چکے۔ پھر یہ خواب ہے یا حقیقت؟ میں نے تو ہندوستان سے یورپ کے لئے ۱۰ گھنٹے کا سفر کیا ہے اور یقین ہے کہ یہ دہلی نہیں، گنگوہ، دیوبند اور سہارنپور بھی نہیں

پھر دیکھو! کہ یہ قال اللہ و قال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صدا کہاں سے آرہی ہے؟ فضا کو کس چیز نے معطر و منوّر کر رکھا ہے۔ آخر یہ خوشبو کہاں سے بھبک رہی ہے؟ یہ نور کہاں سے چھن رہا ہے؟ یہاں تو آفتاب و ماہتاب کو بھی منہ دکھانے کی اجازت نہیں۔ پھر یہ سراج منیر! کس طرح جلوہ گر اور رونق افروز ہے؟ اور دیکھو! کہ وہ خطِ استوا تک پہنچنے کے لئے کتنا بیقرار ہے اور وہ تو پہنچ بھی چکا ہے تو وہ آفتاب علم ہے جس کی ضیا پاشی سارے یورپ کو منور کر رہی ہے۔

اُدھر دیکھو! کہ سپرہ چشم کس طرح اپنے منہ کو چھپائے پھر رہا ہے اور کیسی کیسی تدبیریں اس نور کے خلاف کر رہا ہے مگر یہ نور ہے کہ ہمیشہ کی طرح بڑھتا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے کیا اب بھی سوتے ہو؟ آنکھ کھولو دیکھو! کہ یہ وہی "دارالعلوم بری" نہیں ہے؟ جس کے شوق دیدار میں ہم تڑپا کرتے تھے اور جس کے ذکر سے ہمارے سینہ میں ایک ہوک سی اٹھا کرتی تھی۔ یہی تو وہ دارالعلوم ہے جس کا تصور اس مرد خود آگاہ نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وجود بخشا اور جب وہ (جو بظاہر چل پھر نہیں سکتا تھا بلکہ پیر ہلانے کی بھی تو سکت نہ تھی۔ مگر جس کی نظر میں وہ تاثیر تھی کہ جس پر پڑ جائے تو کیمیا بنا ڈالے ؎

افلاک سے کھینچی جاتی ہے سینوں میں اتاری جاتی ہے
توحید کی ے ساغر سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

جلوہ فرما ہوا تو یقین کرو گے کہ یہاں ۳۰، ۳۵ طلبہ کا یورپ کے ماحول سے ملنا مشکل تھا۔ اور کئی سالوں میں یہ تعداد میسر آئی تھی۔ سال دو سال نہیں، مہینوں کی بھی تو بات نہیں کہ ڈھائی سو طلبہ نے یورپ کے ماحول کو طلاق دے کر "یدخلون فی دین اللہ افواجا" کا ثبوت پیش کر دیا اور اپنے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کر دیا۔

افسوس کہ گلستان میں مالی نظر نہیں آتا اور وہ تو حرم محترم اور حرم نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اس لئے گیا ہے کہ مرکزِ ہدایت اور مہبطِ وحی سے روحانی غذا لاکر دارالعلوم اور اہلِ یورپ کو سیراب و آسودہ کرے۔ عمرہ اور پھر ماہ مبارک کا سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

اور تمہیں تو معلوم ہے کہ اس فرع (دارالعلوم) کی اصل وہی بلدِ طیب ہے اور ہاں، وہ مرد خود آگاہ بھی تو وہیں محوِ خرام ہے جس کے گہوارے کا یہ تارہ ہے۔ آہ! وہ آنکھوں کا تارا، دل کا دلارا کبھی جلوہ نمائی کرے تو آنکھوں کو ٹھنڈک بخشوں۔ اُف! کیسی بیقراری ہے۔ وہ "یوسف" جو "یعقوب" کا تو نہیں ہاں "زکریا" کے جگر کا ٹکڑا ہے اسی لئے تو مصر کا نہیں یورپ کا "حفیظٌ علیم" ہے چلو اس کے گلستاں کو دیکھیں شاید دل کو سکون ملے۔

لو! یہ گلستاں کی وسعت ارضُ اللہ واسعہ اور یہ اس کی مختصر عمارت بلدۃٌ طیبۃٌ۔ یہ مسجد بھی دیکھی تم نے۔ اللہ اکبر یہ مسجد ہے سبحان اللہ "لمسجدٌ اُسّس علی التقویٰ" اس کی شان میں بے اختیار دل سے نکلتا ہے۔ جی ٹھہرو! جی بھر کر دیکھ لینے دو۔ یا اللہ اتنی سادگی۔ اتنی مضبوطی، یہ وسعت و کشادگی پھر خوبصورتی۔ یا اللہ یہ جنت تو نہیں؟

پھر سو گئے۔ ارے یہ اسی مردِ خود آگاہ کی بصیرت اور اس کے قرۃ العین کی بصارت ہے ساقی کو دیکھو کہ "رحماءُ بینہم" کی تصویر ہیں۔ دور دور سے آتے ہیں۔ شرابِ عشق و محبت پلاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں "صلے" کی تمنا ہے نہ "صلہ" کا شوق نہ ہی اجرت کی پیش کش! بادہ خواروں کو دیکھو کہ "حزب اللہ" ان پر صادق ہے۔ مدہوشی وہاں ہوتی ہے جہاں دامن ادب ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ "انا الحق" کا نعرہ ان کے پاس بھی نہیں بھٹکتا۔ دیکھو! کہ جام پر جام پی رہے ہیں مگر ڈکار تک نہیں لیتے۔ غور کیا تم نے۔ تم بھی اسی ماحول میں جی رہے ہو کہتے اور سنتے ہو کہ یہ مستی و بے ہوشی لاعلاج مرض ہے مگر دیکھو کہ فرشتے بھی انہیں تو ان کی وضع اپنانے پر فخر کریں۔ اور وہ تو کرتے ہیں اسی لئے دیکھتے نہیں پر بچھائے پھر رہے ہیں۔

ماشاء اللہ! نصف ساق تک کرتا۔ سر پہ عمامہ، پوری داڑھی، پھر دیکھو یہ یورپ ہے۔ الحمد للہ کہ آج پھر حاضری نصیب ہوئی۔ رات کا وقت ہے۔ عشا کی نماز کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ صدر دروازہ میں داخل ہوتے ہی دو فرشتے صفت بادہ خوار جو "اشداءُ علی الکفار" لئے کھڑے ہیں۔ سلام کرتے ہیں اور آنے کی غرض بتانے پر انتہائی محبت سے استقبال کرتے ہیں۔ کیا سوچتے ہو یہ رات بھر اسی طرح کھلے آسمان کے

بیچ گذار دیں گے ۔ کہ ان کے میخانے کو کوئی ناگہانی گزند نہ پہنچے ۔

مسجد میں داخل ہوا ۔ رات کا یہ نورانی ماحول اور بادہ خواروں کا مسجد کی وسعت میں پرسکون پھیلاؤ ۔ یا اللہ یہ تو دن سے بھی زائد نورانیت چھن رہی ہے ۔ نماز ختم ہوئی ۔ دعا کے بعد نہ بھگدڑ ہے نہ شور ۔ کچھ دیر بعد اطمینان سے اٹھ کر اپنی اپنی سنتوں میں مشغول ہو گئے ۔ اور فارغ ہو کر اطمینان سے بیٹھے ہیں مسجد کے دروازہ پر بیٹھے ایک بادہ خوار سے سوال کیا ۔ اب کیا انتظار ہے ؟ حضرت کے اٹھنے کا انتظار ہے ۔ اللہ اکبر ۔ دل کی بے قراری کو قرار آیا ۔ زیارت نصیب ہوئی ۔ مصافحہ ہوا ۔ یہی وہ پیر میخانہ ہیں جن سے ملنے کو تم بیتاب تھے ۔ سجدہ شکر بجا لاؤ دل کی تمنا بر آئی ۔

لو یہ چند دن صحبت کے بھی ملے ۔ فرشتوں کے جھرمٹ میں چند شب و روز گذارے ۔ کیا پوچھتے ہو کہ کیا نظام ہے ۔ سنو! کہ صبح ہوئی ۵ بجے فجر ہے تمام طلبہ سنتوں سے فارغ ہو کر نماز کے انتظار میں ہیں ۔ نماز ختم ہوئی ۔ کیا گھورتے ہو ۔ ایک بھی مسبوق نہیں ۔ نماز سے فارغ ہو کر دو جماعتوں میں منقسم ہو کر اپنے حاضر ہونے کا ثبوت بھی دے رہے ہیں ۔ پھر دیکھو کہ لوگ یہاں فجر میں یا تو اٹھتے ہی نہیں یا نماز کے فوراً بعد دعا سے پہلے ہی بستر یاد آجاتا ہے مگر یہ سب اپنے علم و مطالعہ میں لگ گئے ۔ کچھ دیر بعد چائے تیار ہو گئی اور پھر چائے سے فراغ پر ذرا آرام لیتے چلے کہ دن بھر کی مشغولی ہے ۔

سوا آٹھ بجے سب بیدار ہیں اور پونے نو بجے اپنی اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر اپنے اپنے میخانوں میں موجود ہیں اور دیکھو کہ ساقی بھی ۲۰، ۲۰ میل سے پہنچ چکے ہیں ۔ لو اب دوپہر ہو گئی کھانے کا وقت ہوا سوا بارہ بجے جلدی جلدی سب نے کھانے سے فراغت حاصل کی ۔ کچھ کمر سیدھی کرنے بستر پر پہنچے اور کچھ مطالعہ اور دیگر کاموں میں لگ گئے ۔ ۱-۲۵ پر ظہر کی نماز ہے سب موجود ہیں ۔ نماز ختم ہوئی ۔ مگر پھر دیکھو ، غور کرو ، ایک بھی مسبوق نظر آتا ہے ۔ پونے دو بجے سب پھر میخانے میں جا پہنچے ۔ سوا چار تک یہ سلسلہ جاری رہا پھر ساقی اپنے اپنے گھروں کو اور بادہ خوار تفریح گاہوں کو چلے ۔

ابھی تقریباً ایک ہی گھنٹہ گذرا ہے مگر سب چائے اور تفریح وغیرہ سے فارغ ہو کر باوضو مسجد میں جمع ہو گئے ۔ ساڑھے پانچ بج چکے ہیں ۔ مگر اب ماجرا ہی عجیب ہے ۔ اجی ! یہ کیا ؟ یہ مدرسہ ہے یا خانقاہ ۔ یہ تو اللہ اللہ کی آواز آرہی ہے سبحان اللہ ۔

بر کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق   ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

کی حقیقت یہاں کھلی - چھ بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں مسجد روشن ہوگئی اور سب تکرار و مطالعہ میں اور حفظِ اسباق میں مشغول نظر آرہے ہیں - دیکھا تم نے پانچ منٹ بھی تو نہیں ہوئے ۔

آٹھ بجنے میں دس منٹ باقی ہیں - سب اٹھ گئے - کتابیں بند ہوگئیں اور اذان سن کر سب سنتوں میں مشغول ہوگئے - آٹھ بجے نمازِ عصر شروع ہوگئی - سلام کے بعد پھر غور کرو - ایک بھی مسبوق نظر آتا ہے ؟ آنکھ درماندہ واپس آئے گی - نماز کے بعد جلدی جلدی سب نے شام کا کھانا کھایا کچھ ٹہلے پھرے اور قسمت تو دیکھو کہ آج پیر میخانہ کے ساتھ دسترخوان پر ہوں ۔

نو بجے تقریباً مغرب ہوئی - سنتوں اور نوافل سے فراغ پر سب آمنے سامنے بیٹھ جاتے ہیں ایک کپڑا بچھا کر اس پر کھجور کی گٹھلیاں بکھیر دی جاتی ہیں پھر ایک صدا آتی ہے درود شریف پڑھ لیجئے ہم نے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھا آواز آئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ لاملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ ہم نے ہر گٹھلی پر یہ کلمات پڑھے پھر آواز آئی بسم اللہ الرحمن الرحیم - الم نشرح ہم نے پوری سورت ہر گٹھلی پر پڑھی پھر مکرر آواز آئی (لاحول ... لاملجا الخ) ہم نے دوبارہ سابقہ کلمات گٹھلیوں پر پڑھے یہ کل گٹھلیاں تین سو ساٹھ تھیں پھر درود شریف کے بعد پیر میخانہ کی دعا پر مجلس برخواست ہوئی - طلبا اپنے اپنے مشاغل میں لگ گئے آج صفائی میں جن کا نمبر تھا ان کی جماعتوں کا اعلان ہوا - اور عشا تک پورے مدرسہ کی صفائی ہوگئی جس میں مطعم بھی ہے اور درسگاہیں بھی اور باہر کے عمومی مقامات بھی - اب یہ حزب اللہ جاروب کشی کس شان سے کرتی ہے اس کا تعلق دیکھنے سے ہے نہ کہ سننے سے ۔

تحتانی مسجد میں دو طلب قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہیں - آخر یہ دیوانے ایسے گوشہ نشین کیوں ہیں ؟ جی دو طالب علم ہر وقت اعتکاف میں رہتے ہیں چوبیس گھنٹوں میں حافظ ہوں تو دو ختم ورنہ دونوں مل کر ایک ختم کرتے ہیں - مگر درس نہیں چھوٹتا کہ اعتکاف نفلی ہے حاضر ہو کر پھر واپس آجاتے ہیں ۔

دس بجکر ۲۵ منٹ پر عشا - پھر تبلیغی نصاب کی تعلیم اردو اور انگریزی میں اور طلبا اپنے اپنے ذوق کے حلقہ میں شریک ہوتے ہیں - شب جمعہ میں فضائل درود شریف کی تعلیم پھر روشنی غائب کر کے درود شریف کا ورد بصورت مراقبہ - جمعہ کے بعد عصر تک اسّی دفعہ اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما۔ شنبہ کو بعد ظہر ختم بخاری شریف پھر دعا - سب سے عجیب یہ کہ صبح آٹھ سے شام نو بجے تک تمام نظام صرف درجہ قرأت سے وابستہ ایک استاد کے ذمہ ہوتا ہے جو استاذ الاساتذہ بھی ہیں پھر ساری ذمہ داری دورہ حدیث شریف کے طلبہ کے ذمہ - کیا تم بھی اس کا تصور کر سکتے ہو ؟ پھر کیا غلط کہا اگر ہم نے کہا ع جہانے را دگرگوں کرد یک مردِ خود آگاہے ٭

ایگل
ایک عالمگیر
قلم

خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کی
سفید
اریڈیم بند
نب کے
ساتھ

ہر
جگہ
دستیاب

آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

دلکش
دلنشیں
دلفریب

حسین
کے
پارچہ جات

حسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا

مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔

HMSCM
FABRICS

خوش پوشی کے پیش رو

حسین ٹیکسٹائل ملز   حسین اینڈ سنز لمیٹڈ کراچی

ملکی صنعت قوم کی خدمت ہے
قومی خدمت ایک عبادت ہے

سروس انڈسٹریز

اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے سالہا سال سے
اس خدمت میں مصروف ہے

Servis

قدم قدم حسین قدم قدم آرام